آسٹریا کے وزیر خارجہ جناب ولف گینگ شسل نے دیرپا امن کے لیے مذہبی اقدار کی اہمیت واضح کی۔ یہی بات سویڈن کے وزیر خارجہ نے ان الفاظ میں کہی کہ یہ امر "از حد ضروری ہے کہ سیاسی عمل کے دوران میں اور فیصلے کرتے ہوئے ہم مذہب کے سیاسی پہلو پیشِ نظر رکھیں۔ خارجہ پالیسی کو جس میں مستقبل کو اہمیت حاصل ہے، ثقافت اور مذہب کو اپنے ایجنڈے میں شامل کرنا ہوگا۔"

مراکش کے شاہ حسن کے پیغام اور ماونٹ لبنان کے آرتھوڈکس رہنما جارج خدر کی تقریر میں بیت المقدس میں امن کے لیے بھرپور جذباتی اپیل تھی۔ "ویٹی کن کونسل برائے مکالمہ بین المذاہب" کے سیکرٹری بشپ مائیکل فٹز جیرالڈ کے مطابق "قومی کمیٹی برائے اقلیات - ہندوستان کے ڈاکٹر طاہر محمود نے مسلمانوں اور مسیحیوں کو یاد دلایا کہ وہ دُنیا میں تنہا نہیں ہیں، اور اُنہیں دوسروں سے، چاہے وہ خدا پر ایمان رکھتے ہوں یا نہ، تعاون کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ "ویٹی کن کونسل برائے مکالمہ بین المذاہب" کے سربراہ کارڈینل آرنزے نے بھی اپنے پیغام میں مذاہب کے درمیان تعاون پر زور دیا۔

۱۹۹۳ء میں اِس طرز کی پہلی مسلم - مسیحی کانفرنس منعقد کی گئی تھی، مگر اس پہلی کانفرنس کے برعکس حالیہ کانفرنس کے اختتام پر کوئی اعلامیہ جاری نہیں کیا گیا، تاہم کانفرنس کے بہت ہی نمایاں مقرّر نے کہا کہ اختلافات اور شکایات کے جائزے کے لیے چاہے وہ کسی فریق کی جانب سے ہوں، ایک کمیٹی کی تشکیل پر اتفاق رائے ہوگیا ہے۔ اُنہوں نے اجتماع میں "روشن خیال اسلام پسندوں" کی عدم موجودگی پر افسوس کا اظہار کیا، نیز اِس بات پر بھی کہ اقتصادی تناظر پر چنداں دل جمعی سے بات نہیں ہوئی۔

مسلمان ممالک میں سے ایران، مراکش، پاکستان اور تیونس کے نمائندوں نے کانفرنس میں شرکت کی، مراکش کے شاہ حسن اور ایران کے سیّد محمد خامنہ ای (اسلامی جمہوریہ ایران کے روحانی رہبر کے بھائی) نے بالخصوص اپنے نمائندے بھیجے تھے۔

متفرّق

"ورلڈ کونسل آف چرچز" نے تخریب کاری کے لیے سرمایہ فراہم کیا ہے۔ —— الزام اور اِس کا ردِ عمل

جون ۱۹۹۷ء میں ایک کتاب کی تعارفی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کارڈینل جوزف ریٹ زِنگر نے "ورلڈ کونسل آف چرچز" پر الزام لگایا کہ اس نے "جنوبی امریکہ میں تخریب کار تحریکوں" کو مالی

امداد فراہم کی ہے۔ جس کتاب کی تعارفی تقریب میں یہ الزام لگایا گیا، اس میں بعض اقوامِ متحدہ کی رجحانات پر تنقید کی گئی ہے۔ کارڈینل ریٹ زِنگر نے "ورلڈ کونسل آف چرچز" کی اس مالی امداد کو "بہت نقصان دہ" قرار دیا ہے۔

جنوبی امریکہ کی "ورلڈ کونسل آف چرچز" کی مقامی تنظیم نے کارڈینل ریٹ زنگر پر سخت برہمی کا اظہار کیا ہے۔ ریورنڈ والٹر آلٹ مین نے پورٹو الیگرے (برازیل) سے کہا کہ "ورلڈ کونسل آف چرچز" نے "صرف سماجی تنظیموں کو انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد فراہم کی ہے۔" اُنہوں نے مزید کہا کہ "کونسل نے انسانی حقوق کے ضمن میں تعاون کیا تھا، اور ہم نے اُن سیاسی متشدد کارکنوں کی مالی مدد کی جن کے خلاف اپنے ملکوں میں مقدمے چل رہے ہیں۔" مثال کے طور پر بائیں بازو کے اُن متشدد کارکنوں کو امداد فراہم کی گئی جو فوجی انقلاب کے دوران میں جیل سے بھاگ نکلے تھے۔

برازیل میں "نیشنل کونسل آف کرسچین چرچز" کے سربراہ ریورنڈ گالکو سورز ڈی لیما نے کارڈینل کے الزام کو لایعنی قرار دیا ہے۔ اُن کے الفاظ میں "کیتھولک چرچ، اگرچہ "ورلڈ کونسل آف چرچز" کا باقاعدہ رکن نہیں ہے، تاہم یہ اِس کے اجلاسوں میں شرکت کرتا ہے، اِس لیے گوریلا کارروائیاں کرنے والوں کی امداد کے فیصلے پر اس نے اعتراض کیا ہوتا۔"

کارڈینل ریٹ زنگر نے اپنی گفتگو میں "گوریلا تحریکوں" کی ترکیب استعمال نہیں کی، بلکہ اُنہوں نے "تخریب کار تحریکوں" کے الفاظ استعمال کیے تھے۔ اُنہوں نے بتایا کہ "لاطینی امریکہ کے بشپوں کی بڑی تعداد نے مجھ سے شکایت کی کہ تخریب کار تحریکوں کے لیے بہت زیادہ مالی تعاون ورلڈ کونسل آف چرچز کی جانب سے ہوا ہے۔ تعاون جو شاید اچھی نیّت سے فراہم کیا گیا، مگر انجیلی بشارت کے لحاظ سے بہت نقصان دہ ہے۔"

کتاب جس کی تعارفی تقریب میں کارڈینل ریٹ زِنگر کی گفتگو سے تنازعہ شروع ہوا، فادر نکولا بکس کی تصنیف ہے۔ اس کا عنوان ہے۔ "پانچویں مُہر - ہزارہ سوم کی دہلیز پر مسیحی وحدت۔" مصنّف کی رائے میں پاپائیت کی بنیادی اہمیت تسلیم کیے بغیر مسیحی دُنیا کی وحدت ناقابلِ فہم ہے۔ کتاب میں بھی یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ "ورلڈ کونسل آف چرچز" نے "لاطینی امریکہ میں انقلابیوں" کو امداد فراہم کی ہے جب کہ کمیونزم کے سائے تلے زندگی گزارنے والے مشرقی یورپ کے مسیحیوں کو نظر انداز کیا گیا ہے۔"

"ورلڈ کونسل آف چرچز" کے "امورِ خارجہ" کے ایک ذمہ دار نے اپنے تبصرے میں کہا کہ کارڈینل ریٹ زِنگر کے خیالات ۱۹۶۰ء اور ۱۹۷۰ء کے عشروں کے اُن "متعدّد" بشپوں کے ذہن کی عکاسی کرتے ہیں جنہوں نے فوجی آمروں سے تعاون کیا تھا۔ اُن کے پاس "امداد فراہم کرنے پر اظہارِ

تشکر کے خطوط سے ایک فائل بھری پڑی ہے۔" یہ خطوط لاطینی امریکہ کے کیتھولک بشپوں نے لکھے تھے کہ "ورلڈ کونسل آف چرچز" نے لاطینی امریکہ میں بنیادی حقوق کے لیے امداد فراہم کی تھی۔

چلّی کے ایک پادری، پابلو رچرڈ نے "ورلڈ کونسل آف چرچز" کے سیکرٹری جنرل کو ایک کھلا خط لکھا ہے جس میں پادری مذکور نے کارڈینل ریٹ زنگر کے الزام پر اپنے "درد والم اور حیرت" کا اظہار کیا ہے۔ اُن کے الفاظ میں "میں آج ورلڈ کونسل آف چرچز کی یک جہتی و تعاون کے طفیل زندہ ہوں۔ ۱۹۷۳ء میں فوجی انقلاب کے بعد، اذیت، قید و بند اور موت کی دھمکیوں کے گھمبیر لمحات میں کونسل میرے ساتھ تھی۔" "موت کے گھاٹ اُتارنے والی حکومتوں کی مخالفت کوئی جرم نہیں، اس کے برعکس ہمارے لیے مسیحیّت سے اپنے تعلق کا اظہار ہے، یورپی فاشزم کے زمانے سے ہم اُس چرچ کے وارث ہیں جو اپنے ایمان کا اظہار کرتا رہا ہے۔"

مذکورہ بالا ساری بحث کے آخر میں کارڈینل ریٹ زنگر نے پریس سے باتیں کرتے ہوئے "اذیت کی تھیالوجی" (Theology of Persecution) پر زور دیا جو کامل ایثار و قربانی پر مبنی ہے اور جس سے مسیحیوں میں وحدت پیدا ہو سکتی ہے، اور یہ تھیالوجی مذہب کے بجائے ایک نظریے پر مبنی "تھیالوجی آف لبریشن" سے بہتر ہے۔ مسیحیّت کی ابتدائی روایت شہادت کی تاریخ سے وابستہ ہے۔ "حقیقتاً اپنانے کے لیے یہی راستہ ہے، جس سے وحدت حاصل ہو سکتی ہے۔" کارڈینل کے خیال میں اِس تصوّر سے پوپ کے پطرس والے کردار پر اقومانی بحث ختم ہو جائے گی۔ "پطرس والے کردار" سے پاپائیت کی طاقت کا پہلو نمایاں ہے۔

کارڈینل نے کلیسائی وحدت کے لیے اقومانی تحریک کی مصلحت آمیز کوششوں پر تنقید کی۔ یہ کوششیں اُن کی رائے میں "ایک رومان انگیز اور غیر حقیقی خواب" کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اِس خواب سے دُنیا بھر میں اقومانی کونسلوں کے کردار کو مبالغہ آرائی سے پیش کیا گیا ہے۔